https://farid.ps/articles/trump_plunging_the_world_into_chaos/ur.html

آئی سی سی کے ججوں کے خلاف امریکی پابندیاں: بین الاقوامی انصاف اور "کبھی دوبارہ نہیں" کے ورثے سے غداری

7 فروری اور 5 جون 2025 کو، صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور سیکریٹری آف سٹیٹ مارکو روبیو کی قیادت میں ریاستہائے متحدہ نے بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کو غیر قانونی اور سیاسی طور پر متعصب قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی۔ انہوں نے آئی سی سی کے چیف پراسیکیوٹر کریم خان اور ججز سولومی بالونگی بوسا، لوز ڈیل کارمین ابانیز کارانزا، رین ایڈیلیڈ سوفی الاپینی گانسو، اور بیٹی ہوہلر پر اسرائیل کے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کی تحقیقات میں ان کے کردار کے بدلے پابندیاں عائد کیں۔ ان اقدامات، جن میں اثاثوں کی منجمد اور سفری پابندیاں شامل ہیں، کو واضح طور پر 24 نومبر 2024 کو اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو اور سابق وزیر دفاع یوآو گیلنٹ کے لیے گرفتاری کے وارنٹ جاری کرنے کے آئی سی سی کے اقدام کے خلاف جوابی کارروائی کے طور پر اور وزراء بیزالل سموٹریچ اور ایٹامار بن گویر کے خلاف غیر قانونی بستیوں کو فروغ دینے اور غزہ میں انسانی بحران کو بڑھانے کے کردار کے لیے ممکنہ الزامات کو روکنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ یہ بے مثال مداخلت عدالت کے کام کو خطرے میں ڈالتی ہے اور ہولوکاسٹ کے بعد عالمی سطح پر عالمگیر احتساب کے عہد کو کمزور کرتی ہے۔

یہ مضمون استدلال کرتا ہے کہ بین الاقوامی برادری کو زبانی مذمت سے آگے بڑھ کر احتساب کو نافذ کرنے کی ضرورت ہے، جس میں اسرائیل اور امریکہ کے خلاف معاشی اور سفارتی پابندیاں، ڈونلڈ ٹرمپ اور مارکو روبیو کے خلاف آئی سی سی کے الزامات، اور عدالت اور اس کے حکام کو امریکی دباؤ سے بچانے کے لیے یورپی یونین کے بلاکنگ سٹیٹوٹ کو فعال کرنا شامل ہے۔

غزہ میں اسرائیل کے اقدامات: نسل کشی کا معاملہ

1948 کے نسل کشی کے معاہدے میں نسل کشی کو کسی قومی، نسلی، نسلی یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کیے گئے اقدامات کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جن میں قتل، سنگین جسمانی یا ذہنی نقصان پہنچانا، یا ایسی زندگی کے

حالات مسلط کرنا شامل ہیں جو جسمانی تباہی کا باعث ہوں۔ غزہ میں اسرائیل کے فوجی آپریشنز ان معیارات کو پریشان کن وضاحت کے ساتھ پورا کرتے ہیں۔ انسانی امداد کی منظم پابندی، شہریوں پر نشانہ بنائے گئے حملے - جن میں امدادی کارکن، ہنگامی خدمات، صحت کے کارکن، اور صحافی شامل ہیں - اور ہسپتالوں جیسے ضروری ڈھانچے کی تباہی غزہ میں فلسطینیوں کی جسمانی تباہی کے لیے دانستہ ارادے کو ظاہر کرتی ہے اور 1948 کے نسل کشی کے معاہدے کے آرٹیکل II کے تحت نسل کشی کی قانونی تعریف کو پورا کرتی ہے۔ آئی سی سی کے 21 نومبر 2024 کے نیتن یاہو اور گیلنٹ کے لیے گرفتاری کے وارنٹ، جن میں ان پر بھوک کو جنگی جرم اور انسانیت کے خلاف جرم کے طور پر الزام عائد کیا گیا، اس قانونی تشخیص کی تصدیق کرتے ہیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی دسمبر 2024 کی رپورٹ نے واضح طور پر نتیجہ اخذ کیا کہ اسرائیل کی ناکہ بندی، جس نے فلسطینیوں کو خوراک، پانی، طبی سامان، اور ایندھن تک رسائی سے منظم طور پر روکا، فلسطینی آبادی کو تباہ کرنے کے لیے حالات پیدا کر کے نسل کشی کی تشکیل کرتی ہے۔ مقبوضہ فلسطینی علاقوں پر اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ فرانسیسکا البانیس نے اپنی مارچ 2024 کی رپورٹ **ایک نسل کشی کی اناٹومی** میں، نسل کشی کے لیے "مناسب وجوہات" کی نشاندہی کی، جس میں 54,607 سے زائد فلسطینیوں کی اموات، 100,000 زخمی، اور غزہ کی آبادی کو صرف 15 مربع میل کے علاقے تک محدود کرنے کا حوالہ دیا گیا، جس سے وبائی امراض اور بھوک عام ہو گئی۔ سدے تیمن جیسے حراستی کیمپوں میں جنسی تشدد کی رپورٹس فلسطینیوں کی عزت اور بقا کو نشانہ بنانے والی نسل کشی کے ارادے کو مزید ظاہر کرتی ہیں۔

اسرائیلی حکام کی بیان بازی ان نتائج کی تائید کرتی ہے۔ صدر اسحاق ہرزوگ کا اکتوبر 2023 کا بیان، جس میں تمام فلسطینیوں کو حماس کے ساتھ ملایا گیا، ایک پورے گروہ کو نشانہ بنانے کے ارادے کی تجویز دیتا ہے، نہ کہ صرف جنگجوؤں کو۔ وزیر سموٹریچ کا "غزہ میں گندم کا ایک دانہ بھی داخل نہیں ہوگا" کا مطالبہ اور بن گویر کی غزہ اور مغربی کنارے کے الحاق کی وکالت نسل کشی کے ارادے کو عکاسی کرتی ہے۔ یہ بیانات اور اقدامات، جو امریکہ کی فوجی اور سیاسی حمایت سے تقویت یافتہ ہیں، نہ صرف بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں بلکہ ہولوکاسٹ کے بعد کے دور کے بنیادی ستون "کبھی دوبارہ نہیں" کے عالمگیر عہد سے غداری کرتے ہیں۔

"کبھی دوبارہ نہیں" کو کمزور کرنا: نورمبرگ کی بازگشت

ہولوکاسٹ کے ہولناکیوں سے جنم لینے والا اور نورمبرگ ٹرائلز میں شامل "کبھی دوبارہ نہیں" کا وعدہ، مجرموں کو ان کے مقام سے قطع نظر ذمہ دار ٹھہرانے کا عالمی عہد قائم کرتا ہے۔ نورمبرگ ٹرائلز نے نازی حکام کو جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم، اور نسل کشی کے لیے، عدالت کی قانونی حیثیت پر ان کے اعتراضات کے باوجود مقدمہ چلایا۔ امریکہ کے اقدامات اور

یانات نازی دلیل کی عکاسی کرتے ہیں کہ بین الاقوامی عدالتیں ریاستی خودمختاری کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ یہ مماثلت نہ صرف تاریخی ہے بلکہ گہری علامتی اہمیت رکھتی ہے۔ نورمبرگ ٹرائلز نے یہ اصول قائم کیا کہ افراد، بشمول ریاستی رہنما، بین الاقوامی جرائم کے لیے ذاتی طور پر ذمہ دار ہیں، ایک اصول جو روم سٹیٹوٹ میں شامل ہے جو آئی سی سی کو کنٹرول کرتا ہے۔ امریکی پابندیاں، جو ججوں کو ان کے عدالتی فرائض پورا کرنے کے لیے نشانہ بناتی ہیں، روم سٹیٹوٹ کے آرٹیکل 70 لیٹ ای کی خلاف ورزی کرتی ہیں، جو عدالت کے حکام کے خلاف ان کے کام کے لیے جوابی کارروائی کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ یہ دھمکی آمیز عمل نورمبرگ کے ورثے کو مجرموں کو احتساب سے بچا کر کمزور کرتا ہے، جو "کبھی دوبارہ نہیں" کے عہد سے غداری کرنے والی عدم سزا کی ثقافت کو فروغ دیتا ہے۔

افوفس، را، اور ماعت کا استعارہ

قدیم مصری افسانوں میں، افوفس نامی سانپ، جو افراتفری کا گھناؤنا مظہر ہے، ہر رات زیرزمین دنیا میں رینگتا ہے، ماعت - سچائی، انصاف، اور کائناتی ترتیب کی مقدس دیوی - کو نگلنے کی کوشش کرتا ہے اور دنیا کو ہمیشہ کے لیے اندھیرے میں ڈبو دیتا ہے۔ سیٹھ اپنی نیزے کے ساتھ، آئی سس اپنے جادو کے ساتھ، اور تھوتھ اپنی حکمت کے ساتھ، ماعت کی حفاظت کرتے ہیں جب تک کہ صبح نہیں ہوتی اور را کی روشنی بالآخر اندھیرے کی قوتوں کو شکست نہیں دیتی۔

اسی طرح، غزہ میں اپنے اقدامات کے ذریعے اسرائیل اور اسے انصاف سے بچانے والے امریکہ نے ہماری دنیا کو اندھیرے میں ڈبو دیا ہے۔ آئی سی سی کے 125 رکن ممالک پر مشتمل بین الاقوامی برادری کو اب ماعت کے محافظوں کے کردار ادا کرنے چاہئیں۔ سیٹھ کے سانپ کے دل کو نیزے سے چھیدنے کی طرح اسرائیل اور امریکہ پر پابندیاں عائد کریں، آئی سی سی اور اس کے حکام کو امریکی پابندیوں سے بچانے کے لیے یورپی یونین کے بلاکنگ سٹیٹوٹ کو جادوئی ڈھال کی طرح استعمال کریں، اور نسل کشی کرنے اور اس کی حمایت کرنے والوں کے خلاف الزامات دائر کرنے کے لیے قانونی ماہرین کی حکمت کا استعمال کریں۔ سچائی اور انصاف کے محافظوں کو دنیا کو افراتفری اور اندھیرے میں ڈوبنے سے روکنے کے لیے فیصلہ کن طور پر عمل کرنا چاہیے۔

فیصلہ کن بین الاقوامی عمل کی ضرورت

آئی سی سی، اقوام متحدہ کے ماہرین، اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی طرف سے امریکی پابندیوں کی محض زبانی مذمت، بین الاقوامی انصاف پر اس حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ بین الاقوامی برادری کو آئی سی سی کی آزادی کی حفاظت اور احتساب کو

یقینی بنانے کے لیے فیصلہ کن طور پر عمل کرنا چاہیے۔ سب سے پہلے، آئی سی سی کو امریکی حکام، بشمول صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور سیکریٹری آف سٹیٹ مارکو روبیو کے خلاف، روم سٹیٹوٹ کے آرٹیکل 70 لیٹ ڈی اور ای کے تحت انصاف کے انتظام کے خلاف جرائم کے الزامات دائر کرنے چاہئیں۔ ان کا ایگزیکٹو آرڈر اور پابندیاں عدالت کے کام کو روکنے، دھمکانے، اور جوابی کارروائی کے لیے دانستہ کوششیں ہیں، جو مقدمہ چلانے کے معیار کو پورا کرتی ہیں۔ اس طرح کا بہادر قدم آئی سی سی کی غیر جانبداری کے عہد کی دوبارہ تصدیق کرے گا اور طاقتور ممالک کی طرف سے مزید مداخلت کو روکے گا۔

دوسرے، یورپی یونین، جس کے 27 رکن ممالک روم سٹیٹوٹ کے فریق ہیں، کو امریکی پابندیوں کے سرحدی اثرات کو غیر موثر کرنے کے لیے اپنا بلاکنگ سٹیٹوٹ (کونسل ریگولیشن (ای سی) نمبر 2271/96) کو فعال کرنا چاہیے۔ غیر ملکی پابندیوں سے یورپی اداروں کی حفاظت کے لیے بنایا گیا یہ ضابطہ، آئی سی سی کے ججوں کے خلاف امریکی اقدامات کی تعمیل کو روک سکتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ یورپی بینک اور ادارے ججوں کے اثاثوں کو منجمد نہ کریں یا ان کی سرگرمیوں کو محدود نہ کریں۔ بلاکنگ سٹیٹوٹ کو نافذ کرکے، یورپی یونین اپنی دائرہ اختیار کے اندر آئی سی سی کے آپریشنز کی حفاظت کر سکتی ہے اور یہ اشارہ دے سکتی ہے کہ وہ بین الاقوامی انصاف کو کمزور کرنے کی کوششوں کو برداشت نہیں کرے گی۔

تیسرے، آئی سی سی کے رکن ممالک کو بڑھتی ہوئی فنڈنگ، گرفتاری کے وارنٹ پر عمل درآمد میں تعاون، اور عدالت کے مینڈیٹ کی عوامی سطح پر دوبارہ تصدیق کے ذریعے اپنی حمایت کو مضبوط کرنا چاہیے۔ یہ اقدامات امریکی پابندیوں کے ٹھنڈک کے اثر کو روکتے ہیں، جن کے بارے میں انسانی حقوق کے کارکنوں نے خبردار کیا ہے کہ وہ دیگر تنازعہ کے علاقوں میں گواہوں کو روک سکتے ہیں اور تحقیقات میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں۔ فیصلہ کن طور پر عمل نہ کرنے سے بین الاقوامی قانونی نظام میں عوامی اعتماد کو کمزور کرنے اور دیگر ممالک کو امریکی مثال کی پیروی کرنے کی ترغیب دینے کا خطرہ ہے، جو آئی سی سی کی دنیا بھر میں مظالم کے شکار افراد کو انصاف فراہم کرنے کی صلاحیت کو مزید کمزور کرتا ہے۔

نتیجہ: انصاف کے توازن کی بحالی

آئی سی سی کے ججوں کے خلاف امریکی پابندیاں بین الاقوامی انصاف کے اصولوں پر براہ راست حملہ ہیں، جو نورمبرگ میں نازی حکام کی نافرمانی کی بازگشت کرتی ہیں اور "کبھی دوبارہ نہیں" کے وعدے کو کمزور کرتی ہیں۔ غزہ میں اسرائیل کے اقدامات، جو نسل کشی کے ارادے کے ساتھ منظم اجتماعی قتل کی خصوصیت رکھتے ہیں، احتساب کا مطالبہ کرتے ہیں، لیکن امریکی مداخلت مجرموں کی حفاظت کرتی ہے اور عدم سزا کو برقرار رکھتی ہے۔ افوفس، را، اور ماعت کا استعارہ خطرات کو واضح کرتا ہے: افراتفری کو غالب آنے کی اجازت دینا سچائی اور انصاف کو برقرار رکھنے والے عالمی نظام کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ بین

الاقوامی برادری کو امریکی حکام ٹرمپ اور روبیو کے خلاف انصاف کو روکنے کے لیے آئی سی سی کے الزامات دائر کرکے اور عدالت اور اس کے حکام کی حفاظت کے لیے یورپی یونین کے بلاکنگ سٹیٹوٹ کو فعال کرکے فیصلہ کن طور پر عمل کرنا چاہیے۔ صرف اس طرح کے جرات مندانہ اقدامات سے نورمبرگ کے ورثے کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اسرائیل کے ہولناک جارحیت کے شکار افراد انصاف کے مستحق ہیں اور اس کا مطالبہ کرتے ہیں۔